# عورت نے عذر کے سبب منت کا روزہ نہ رکھا، تو کیا حکم ہے؟

**مجیب:** ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** Nor-13129

**تاریخ اجراء:** 07 جمادی الاولیٰ 1445ھ/22 نومبر 2023ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت نے یوں منت مانی کہ "میرا فلاں کام اگر ہو گیا تو میں ساری زندگی نوچندی جمعرات کا روزہ رکھوں گی" اب اُس کا وہ کام بھی ہو گیا ہے اور وہ ہر نوچندی جمعرات کا روزہ بھی رکھ رہی ہے۔ لیکن ایک نوچندی جمعرات کا روزہ کسی عذر کے سبب وہ نہ رکھ سکی۔ اب کیا اُس روزے کی فقط قضا کرنا ہو گی؟ یا پھر ساتھ میں کوئی کفارہ بھی ادا کرنا ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**پوچھی گئی صورت میں عورت پر اُس منت کے روزے کی فقط قضا کرنا لازم ہے یعنی قضا کی نیت سے ایک دن کا روزہ رکھ لے۔**

**تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص منت کو کسی ایسے کام پر معلق کرے جس کام کا ہونا وہ چاہتا ہو، تو شرط پائی جانے کی صورت میں یعنی اس کام کے ہونے کی صورت میں اُس منت کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اب جبکہ پوچھی گئی صورت میں چونکہ اُس عورت کا وہ کام ہو گیا ہے، لہذا اب اُس عورت پر زندگی بھر نوچندی جمعرات کا روزہ رکھنا لازم ہے۔**

**البتہ صورتِ مسئولہ میں اگر وہ عورت منت کا روزہ نہ رکھ سکے خواہ عذر کے سبب یا بغیر عذر کے، بہر صورت بعد میں اُس روزے کی فقط قضا کرنا ہی اُس عورت کے ذمے پر لازم ہو گا۔**

شرط پائی جانے کی صورت میں منت کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "فإن (علقه بشرط يريده كأن قدم غائبي) أو شفي مريضي (يوفى) وجوبا (إن وجد) الشرط" یعنی اگر کوئی شخص نذر کو کسی ایسی شرط پر معلق کرے کہ جس کا ہونا اسے پسند ہو، جیسا کہ وہ کہے اگر میرا غائب شخص لوٹ آئے یا

میرے مریض کو شفا مل جائے، تو شرط پائے جانے کی صورت میں اس نذر کو پورا کرنا ہی اس پر واجب ہو گا۔(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الایمان، ج 05، ص 543-542، مطبوعہ کوئٹہ)

منت کا روزہ نہ رکھا ہو، تو بعد میں اُس روزے کی فقط قضا لازم ہے۔ جیسا کہ فتاوٰی تاتارخانیہ، فتاوٰی شامی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: ”والنظم للاول “إذا قالت للہ علی ان اصوم یوم الخمیس فجاء یوم الخمیس وھی حائض فعلیھا القضاء“یعنی اگر کسی عورت نے یہ کہا کہ مجھ پر اللہ عزوجل کے لیے ہر جمعرات کے دن روزہ رکھنا لازم ہے، پھر جمعرات کا دن آنے پر وہ حیض سے تھی تو اس پر روزے کی قضاء لازم ہے۔(الفتاوی التاتارخانیہ، کتاب الصوم، باب النذور، ج 03، ص 435، مطبوعہ ہند)

محیطِ برہانی میں ہے: ”إذا نذر صوم رجب، فدخل رجب، وھو مریض لا یستطیع الصوم الا بضرر أفطر وقضی “یعنی اگر کسی شخص نے رجب کے روزوں کی منت مانی پھر جب رجب کا مہینہ آیا تو وہ اتنا بیمار ہے کہ اس میں روزہ رکھنے کی استطاعت ہی نہیں، تو وہ روزہ چھوڑ دے اور بعد میں اس روزے کی قضا کرے۔(المحیط البرھانی، کتاب الصوم، ج 03، ص 388، ادارۃ القرآن)

فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا: ”ہندہ نے اپنی بیماری کی حالت میں دعا مانگی کہ اے خدا میں اچھی ہو جاؤں تو سال بھر ہر جمعہ کو روزہ رکھوں گی۔ خدا کے فضل سے ہندہ اچھی ہو گئی اور کچھ دنوں تک روزہ رکھا، طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ اب ہندہ چاہتی ہے کہ اگر روزہ کے بدلے میں اس کا کفارہ ہو تو ادا کر دوں ،روزہ نہ رکھنا پڑے۔ برائے کرم آگاہ فرمائیں کہ شریعت کا کیا حکم ہے؟ روزہ ہی رکھنا پڑے گا یا روزے کے بدلے کفارہ دینے سے کام بن جائے گا اور ایک روزے کے بدلے میں کتنا کفارہ دینا پڑے گا؟“ آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”**صورتِ مسئولہ میں اگر پھر بیمار ہو گئی تو تندرست ہو جانے کے بعد سال میں جتنے جمعے کے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضا رکھے کہ اس قسم کی منت میں روزہ نہ رکھنا اور اس کے عوض میں کفارہ دینا جائز نہیں۔**“

(فتاوٰی فیض الرسول، ج 02، ص 340-339، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net